بابت ۱۴۱۵ھ

پہلا محاضرۂ علمیہ

بر موضوع

رد غیر مقلدیت

9045272713

پیش کردہ

جناب مولانا محمد راشد صاحب اعظمی

استاذ فقہ دار العلوم دیوبند

فہرست مضامین

ہندوستان میں تحریک اہل حدیث کی ابتداء ۔۔۔۔۔ ۳
تحریک اہل حدیث کا پس منظر ۔۔۔۔۔ ۷
اہل حدیث نام کب سے شروع ہوا ۔۔۔۔۔ ۱۰
درخواست برائے الاٹمنٹ بنام اہل حدیث ۔۔۔۔۔ ۱۱
برٹش گورنمنٹ کی طرف سے اہل حدیث نام کی الاٹمنٹ ۔۔۔۔۔ ۱۳
کیا ان حضرات کا اہل حدیث نام صحیح ہے ۔۔۔۔۔ ۱۴
پہلے اہل حدیث کن کو کہا جاتا تھا؟ ۔۔۔۔۔ ۱۸
ان کا مناسب نام کیا ہوگا؟ ۔۔۔۔۔ ۲۲
مولانا عبدالحق بنارسی ۔۔۔۔۔ ۲۳
نواب صدیق حسن صاحب ۔۔۔۔۔ ۲۴
نواب صاحب اور انگریز ۔۔۔۔۔ ۲۶
مولانا نذیر حسن صاحب دہلوی ۔۔۔۔۔ ۲۹
مولوی نذیر صاحب اور انگریز ۔۔۔۔۔ ۳۰
مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی ۔۔۔۔۔ ۳۱
مولانا محمد حسین صاحب اور انگریز ۔۔۔۔۔ ۳۲

کاتب، محمد نسیم سیتاپوری (شرافت منزل، خانقاہ، دیوبند، یوپی)

9045272713

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندوستان میں تحریکِ اہلِ حدیث کی ابتداء

9045272713

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہٖ اجمعین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق کہ تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ۔ (ترجمہ) میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہو جائے گی۔

ہر دور میں اہل حق کے متوازی فرقے پیدا ہوتے رہے انھیں فرقوں میں یہ فرقہ اہل حدیث بھی ہے جس کی ابتدا ہندوستان میں ۱۲۴۶ھ کے بعد ہوئی۔ اس سے قبل ہندوستان میں اس فرقہ کا نام ونشان تک نہ تھا۔ مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ،

"خلاصۂ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقے اور مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں۔ اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے ہیں" [1]

صاحب مظاہر حق نواب قطب الدین صاحبؒ متوفی ۱۲۸۹ھ اپنے رسالہ تحفۃ العرب والعجم میں تحریر فرماتے ہیں کہ،

"مسکین قطب الدین مسلمان بھائیوں کی خدمات عالیات میں سلام پہنچانے کے

---

[1] ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صدیق صاحب ص۱۰،

بعد حدیث پاک النصح لکل مسلم کے مقتضاء سے مطابق الماس کرتا ہے کہ تخمیناً چالیس بیالیس برس کا عرصہ ہوا کہ حضرت سید احمد شہید بریلوی اور مولانا اسماعیل صاحب اور مولانا عبدالحی صاحب ان حضرات کے ملک پنجاب کی طرف تشریف لے جانے کے بعد بعض مفسدین مزاجوں کے خیال میں ائمہ دین متین کی تقلید کا کچھ انکار آیا تھا اور فقہا اور فقہ کی طرف سے عناد کا تخم بالخصوص جناب حضرت ابوحنیفہؒ کی طرف سے ان کے دل میں جما تھا منجملہ ان لوگوں کے جنھوں نے لامذہبی کی خوب خوب داد دے کر بہت سے مسلمانوں کو حضرت سید احمد شہید کی خلافت کا مدعی بن کر بہکایا، اور فساد نو احداث مذہب کا پھیلایا تھا مولوی عبدالحق بنارسی تھا۔ سو اس وقت پورب کے دین دار لوگوں نے بالخصوص سید احمد شہید بریلوی کے خلفاء اور مریدوں نے حرمین شریفین کے علماء سے فتویٰ طلب کیے۔ چنانچہ وہاں کے چاروں مذہب کے مفتیوں نے اور وہاں کے تمام دیگر علماء نے، جیسے شیخ عابد سندھی مصنف طوالع الانوار حاشیہ درمختار نے لکھ دیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہیں اور اس فتویٰ پر اپنی اپنی مہریں ثبت فرمائیں۔ اس کے بعد اس فتویٰ پر کلکتہ وغیرہ کے تمام علماء نے بالخصوص سید احمد بریلوی کے خلفاء حضرات نے اپنی اپنی مہریں کیں اور ایسے لوگوں کی گمراہی پر اتفاق ہو گیا۔[1]

حضرت نواب قطب الدین صاحب رحؒ کی اس عبارت سے یہی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس فرقہ جدیدہ کی منظم شکل ۱۲۴۶ھ کے بعد ظہور پذیر ہوئی، کیوں کہ مولوی عبدالحق صاحب وغیرہ نے حضرت سید صاحبؒ کی خلافت کا دعویٰ کر کے اپنے نظریات کی اشاعت شروع کی تھی اور سید صاحب رحؒ کی شہادت ۱۲۴۶ھ میں ہوئی۔ نیز مولوی عبدالحق صاحب وغیرہ کے خلاف سیّد صاحب رحؒ کے خلفاء نے علمائے حرمین سے فتویٰ طلب کیا تھا۔ جو یقیناً حضرت سیّد صاحب رحؒ کی شہادت کے بعد کا واقعہ ہے اور اس کے بعد ہندوستان کے علماء نے بھی اس فرقہ کے خلاف فتویٰ دیا۔

ہندوستانی علماء کا یہ فتویٰ ۱۲۵۴ھ میں شائع ہوا۔ "تنبیہ الضالین" میں ہے،

---

[1] بحوالہ النجاۃ الکاملہ ص۲۱۳۔

"۱۲۵۴ھ میں اس فرقہ کے خلاف متعدد علماء نے سخت فتوی دیئے جن میں حضرت شاہ اسحاق صاحب " دہلوی متوفی ۱۲۶۲ھ "مفتی صدر الدین صاحب " خاں بہادر دہلوی متوفی ۱۲۸۵ھ "مولانا عبد الخالق صاحب " متوفی ۱۲۶۱ھ (استاد و خسر مولوی سید نذیر حسین) خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔"[۱]

نواب قطب الدین صاحب فرماتے ہیں :

"۱۲۵۴ھ ایک ہزار دو سو چوّن میں ایک استفتا، مولوی اسحاق صاحب نواسہ و جانشین حضرت مولانا عبد العزیز صاحب" کے روبرو پیش کیا گیا، انھوں نے اس کے جواب میں تقلید امام معین کو واجب مخیر اور اس کے منکر کو ضال یعنی گمراہ لکھا پھر اس فتویٰ پر دیگر علماء شہر نے بھی کچھ عبارتیں لکھ کر اپنی اپنی مہریں ثبت کیں ۔۔۔ پھر یہ فتویٰ حرمین شریفین کے ساتھ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے منظم کر کے چھاپا اور اس کا نام ۔۔۔ "تنبیہ الضالین رکھا"۔[۲]

اسی تنبیہ الضالین میں ہے :

"سو بانی اس فرقہ احداث کا عبد الحق بنارسی ہے جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین (سید احمد شہید) نے ایسی ہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے اس کو نکال دیا۔ اور علماء حرمین شریفین نے اس کے قتل کا فتویٰ لکھا مگر کسی طرح وہاں سے بھاگ کر بچ نکلا ۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے تئیں خلیفہ امیر المومنین کا مشہور کر کے لوگوں کو اپنے عقائد سے بندریج مطلع کیا"۔[۳]

نیز کتاب مذکور میں ہے :

"اگر حضرت امیر المومنین سید احمد رہ اس زمانے میں ہوتے تو ان نئے مذہب والے

۱۔ تنبیہ الضالین ص ۳۱، بحوالہ طائفہ منصورہ ص ۱۰۰۔

۲۔ تحفۃ العرب والعجم بحوالہ النجاۃ الکاملہ ص ۱۶ جلد ۲۔

۳۔ تنبیہ الضالین ص ۵، بحوالہ انگریز اور اہل حدیث ص ۱۷۔

مفسدوں، گمراہوں، غیر مقلدوں کا وہی حال کرتے جو ان کے پیشوا عبدالحق کا کیا تھا یعنی مردود کہتے اور نکلوا دیتے"۔ [1]

جناب نواب صدیق حسن صاحب رہ جو غیر مقلدوں کے مایۂ ناز محقق ہیں بلکہ وہ لوگ انہیں اپنے دور کا مجدد قرار دیتے ہیں [2] ..... اپنی مشہور کتاب الحطۃ فی ذکر الصحاح الستہ میں تحریر فرماتے ہیں،

"فقد نبت فی ھذا الزمان فرقۃ ذات سمعۃ وریاء تدعی لانفسھا علم الحدیث والقرآن والعمل بھما مع العلاقۃ فی کل شان مع انھا لیست فی شیٔ من اھل العلم والعمل والعرفان فیاللہ العجب من ان یسمون انفسھم الموحدین والمخلصین وغیرھم بالمشرکین وھم اشد الناس تعصبا وغلوا فی الدین"۔ [3]

یہ واضح رہے کہ نواب صاحب کے زمانے تک غیر مقلدین اپنے کو اہلحدیث کے بجائے موحدین ہی کہتے تھے ــــ اہل حدیث کا لقب تو انھوں نے ۱۸۸۶ء میں اپنے لیے نامزد کرایا۔ اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

غیر مقلد عالم مولوی محمد شاہ جہانپوری متوفی ۱۳۳۸ھ جن کی کتاب "الارشاد الیٰ سبیل الرشاد" غیر مقلدوں کے یہاں بڑی معرکۃ الآراء کتاب ہے [4] خود اپنے ہی فرقے کے بارے میں لکھتے ہیں،

"کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آ رہے ہیں جس سے بالکل لوگ ناآشنا ہیں۔ پچھلے زمانے میں شاذ و نادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے۔ بلکہ ان کا نام بھی ابھی تھوڑے ہی دنوں میں سنا ہے۔ اپنے آپ کو تو وہ اہل حدیث یا محمدی کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام غیر مقلد یا وہابی یا لامذہب لیا جاتا ہے"۔ [5]

---

[1] تنبیہ الضالین صفحہ ۹ بحوالہ انگریز اور اہلحدیث۔

[2] ملاحظہ ہو مقدمہ الحطہ صفحہ ۱۔

[3] " " صفحہ ۱۵۳۔

[4] ملاحظہ ہو تراجم علمائے اہل حدیث ہند صفحہ ۴۷۳۔

[5] الارشاد الیٰ سبیل الرشاد صفحہ ۱۳۔

9045272713

تنبیہ الضالین میں ہے،

" بعضے کم علم لوگوں نے حضرت کی خبر شہادت کے بعد اپنی ناموری اور جاہلوں میں عزت بڑھانے کو اور دین کے پردے میں دنیا کمانے کو ایک گروہ اپنا علیحدہ مقرر کرلینے کو اس دین محمدی میں رخنہ ڈالنا شروع کردیا۔ سوائے مسلمانوں یہ زمانہ فساد کا ہے اور یہ لوگ آخری زمانہ کے نائب دجال ہیں یعنی باطل کو حق کے ساتھ ملانے والے ایسے لوگ اس زمانہ میں بہت ظاہر ہوں گے یا یہ اصلاً روافض شیعہ ہیں سنیوں میں چھپے ہوئے دین میں فساد ڈالتے ہیں اور آہستہ آہستہ لوگوں کو بے دین کرتے ہیں ایسوں ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے تیرھویں سپارے نویں رکوع فرمایا ہے، الذین ینقضون عہد اللہ من بعد الخ ویفسدون فی الارض الخ"[1]

تحریکِ اہل حدیث کا پس منظر

دنیا میں خلافِ حق تحریکات ونظریات اور فرقے یوں ہی اتفاقاً منصۂ شہود پر ظاہر نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ ان کے پس پردہ کچھ عزائم مقاصد مذہبی یا سیاسی جذبات نیز زیر پردہ چھپے ہوئے، بعض حضرات کا۔۔۔ " دست پنہاں " ضرور کارفرما ہوتا ہے۔ چنانچہ اس تحریک اہل حدیث کے پس منظر میں کون سے عوامل تھے۔ اس سلسلے میں اسی تحریک ہی کے رکن رکین، مربی وسرپرست جناب نواب صدیق حسن صاحب کی یہ گواہی شہادت اہل خانہ کے مترادف ہے۔ فرماتے ہیں،

" یہ آزادگی ہماری مذاہب جدیدہ سے (یعنی تحریک اہل حدیث' ناقل) عین مراد قانون انگلشیہ ہے۔"[2]

نیز فرماتے ہیں،

" فرماں روان بھوپال کو ہمیشہ آزادگی' مذہب (یعنی عدم تقلید) میں کوشش رہی ہے جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا ہے۔"[3]

---

[1] بحوالہ غیر مقلدین اپنے اکابر کی نظر میں ص۲۹، [2] ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صاحب، [3] ؍؍ ص۳۔

9045272713

اسی تحریک اہل حدیث کی ایک شاخ غربا اہل حدیث ہے جس کے بارے میں غیر مقلد محمد مبارک صاحب لکھتے ہیں،

"جماعت غربا اہل حدیث کی بنیاد محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی۔ صرف یہی مقصد نہیں بلکہ "تحریک مجاہدین" یعنی سید احمد بریلوی کی تحریک کی مخالفت کر کے انگریز کو خوش کرنے کا مقصد پنہا تھا"۔ ؎۱

غیر مقلدوں کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین کے شاگرد خاص مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اپنے زمانے میں "وکیل اہل حدیث" کہلاتے تھے۔ بڑے طمطراق سے رقم طراز ہیں کہ،

"اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفادار رعایا، برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی روشن اور قوی دلیل ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں"۔ ؎۲

میاں نذیر حسین کے شاگرد رشید مولوی تلطف حسین فرماتے ہیں کہ،

"انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لیے خدا کی رحمت ہے"۔ ؎۳

غیر مقلد عالم مولوی عبدالرحیم عظیم آبادی اپنی کتاب الدر المنثور فی تراجم اہل صادقپور میں لکھتے ہیں کہ،

"خاص کر فرقہ اہل حدیث کے لیے تو کسی اسلامی سلطنت میں بھی یہ آزادی مذہبی نصیب نہیں جو برٹش حکومت میں حاصل ہے"۔ ؎۴

؎ ہم ان کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا

آئندہ صفحات میں یہ وضاحت آرہی ہے کہ اس فرقے کا اہل حدیث نام بھی انھیں انگریز آقاؤں کا رہین کرم ہے۔ نیز اس فرقے کی تمام مرکزی شخصیات کے حکومت برطانیہ سے خصوصی مراسم بھی اس رازِ دروں کو واشگاف کرتے ہیں۔

؎ کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری کا

---

۱ علماء احناف اور تحریک مجاہدین ص۴۵۔ ۳ الحیاۃ بعد المماۃ ص۹۳

۲ الحیاۃ بعد المماۃ ص۹۳۔ ۴ الدر المنثور بحوالہ رسالہ اہل حدیث ص۱۵۱۔

9045272713

انگریزی عنایات بیکراں کے مورد خاص ہمیشہ ہی رہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز جہاد کرنے کے خلاف رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھنے پر جاگیر ملی۔

مولانا مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں کہ!

"معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضہ میں سرکار انگریزی سے انہیں جاگیر بھی ملی تھی۔"[1] سیرت ثنائی میں ہے کہ،

"اس کتاب پر مولوی محمد حسین بٹالوی انعام سے بھی سرفراز ہوئے۔ جماعت اہلحدیث کو فرقہ کی شکل دینے میں ان کا خاص حصہ ہے اور یہ وہ بزرگ ہیں جنھوں نے اس سادہ لوح فرقہ میں وفاداری کی خوب بو پیدا کی ہے۔"[2]

حکومت انگلشیہ کی طرف سے خطابات کچھ خاص خدمات کے صلہ ہی میں ملا کرتے تھے جن سے بالعموم یہی حضرات نوازے جاتے تھے۔ حکومت انگریزی کی طرف سے نواب صدیق احمد کی اہلیہ رئیسہ بھوپال کو یہ مژدہ جانفزا ملتا ہے کہ "اس نوید مسرت افزا سے آپ کو اطلاع دی گئی ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے دیا جانا خطاب نوابی وخلعت نواب صدیق حسن خاں بہادر شوہر شفقہ کو منظور ہوا ہے۔"[3]

مولوی عبدالرحیم عظیم آبادی نے اپنی کتاب "الدر المنثور فی تراجم اہل صادقپور" میں ان غیر مقلد علماء کی فہرست ذکر کی ہے جن کو انگریزی حکومت کی طرف سے شمس العلماء وخان بہادر کا خطاب ملا ہے۔ ایک نظر اس فہرست پر بھی ڈالتے چلیں۔

شمس العلماء حضرت مولانا محمد سعید قدس سرہٗ ساکن مغل پور شہر پٹنہ۔

شمس العلماء جناب حضرت مولانا محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن محلہ صادق پور شہر پٹنہ۔

شمس العلماء برادرم عزیز مولوی عبدالرؤف مرحوم ومغفور ساکن محلہ صادق پور پٹنہ۔

---

[1] ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص۲۱۲۔ [3] مآثر صدیقی ص۱۰۹ ج ۲،

[2] سیرت ثنائی ص۳۷۲ بحوالہ اہل حدیث اور انگریز ص۴۳۔

9045272713

شمس العلماء مولوی امجد علی صاحب ایم اے پروفیسر میور سنٹرل کالج الٰہ آباد ساکن صادق پور (پٹنہ)

شمس العلماء جناب حضرت مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ساکن سورج گڈھ (مونگیر)

مولوی محمد یوسف جعفری (رنجور)

خاں بہادر جناب قاضی سید محمد اجل صاحب مرحوم ساکن قصبہ باڑھ (پٹنہ)

خاں بہادر جناب قاضی مولوی فرزند احمد صاحب ساکن گیا[1]

یہ صرف ان خطاب یافتہ حضرات کی فہرست ہے جو ایک صوبہ بہار سے تعلق رکھتے تھے

اہل حدیث نام کب سے شروع ہوا اس فرقے کے لوگ پہلے پہل کسی خاص نام کے ساتھ منسوب نہ تھے، بعد میں یہ لوگ اپنے آپ کو محمدی یا موحد کہنے لگے دوسرے لوگ ان کو وہابی کہتے تھے۔

مولوی اسلم جیراجپوری جو اہل حدیث کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ لکھتے ہیں:

"پہلے اس جماعت نے اپنا کوئی خاص نام نہیں رکھا تھا۔ مولانا شہید کے بعد جب مخالفوں نے ان کو بدنام کرنے کے لیے وہابی کہنا شروع کیا تو وہ اپنے آپ کو محمدی کہنے لگے۔ پھر اس کو چھوڑ کر اہل حدیث کا لقب اختیار کیا جو آج تک چلا آرہا ہے"[2]

جس طرح بعض دفع بچۂ نومولود کا ابتداءً کچھ نام نہیں رکھا جاتا، چند دن کے بعد کوئی نام رکھ دیا جاتا ہے اسی طرح اس فرقہ کی ابتدا میں اس کا کوئی نام نہیں تھا پھر کچھ دنوں کے بعد محمدی یا موحد کے نام سے موسوم ہوئے۔ پھر مزید دجل و فریب کے خیال سے اپنا نام اہل حدیث رکھ لیا اور باقاعدہ انگریز گورنمنٹ سے اس کی سند اور اجازت بھی حاصل کرلی۔ سچ ہے ؎

شاہد دل رُبائے من می کند از برائے من
نقش و نگار و رنگ و بو لحمہ بہ لمحہ نو بنو

میاں نذیر حسین صاحب کے خسر مولانا عبدالخالق صاحب۔ المتوفی ۱۲۶۱ھ کے زمانے تک ان

---

[1] الدر المنثور ص۲ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص۳۲، [2] نوادرات ص۳۴۲ بحوالہ طائفہ منصورہ ص۱۰۱۔

9045277213

لوگوں نے ابھی اپنا نام اہل حدیث نہیں اختیار کیا تھا بلکہ خود کو محمدی کہتے تھے۔ مولانا لکھتے ہیں:

"یہ لوگ اپنے آپ کو محمدی اور دوسرے مذاہب والوں کو ناقص محمدی اور بدعتی کہتے ہیں"۱ ___ نیز لکھتے ہیں،

"لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں اور حقیقت میں محمدیوں کے خلاف ہیں"۲۔

مولوی محمد حسین صاحب نے جو غیر مقلدین کے وکیل اعظم تھے، لفظ وہابی کی منسوخی اور اہلحدیث نام کی الاٹمنٹ کے لیے انگریز بہادر کے حضور ایک درخواست پیش کی جس میں انگریز سرکار کیلیے غیر مقلدین کی من حیث الجماعت وفاداری، خیر خواہی اور نمک حلالی کے سلسلے میں اپنی جماعت کی نمایاں خدمات کا ذکر کیا۔ اور متعدد نازک مواقع میں اپنی بہی خواہی کی نشان دہی کی اور اس درخواست کے اخیر میں التجا کی کہ لفظ وہابی کو منسوخ کر کے ہمارے فرقے کے لیے اہل حدیث نام الاٹ کیا جائے۔ ذیل میں اس درخواست کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس کے مضرات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکے:-

ترجمہ درخواست برائے الاٹمنٹ بنام اہل حدیث

ومنسوخی لفظِ وہابی: اشاعت السنۃ آفس لاہور

ازجانب ابو سعید محمد حسین لاہوری۔ ایڈیٹر۔ اشاعت السنہ و وکیل اہل حدیث ہند

"بخدمت جناب سکریٹری گورنمنٹ، میں آپ کی خدمت میں سطورِ ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا خواستگار ہوں۔ ۱۸۸۶ء میں، میں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی و نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس لفظ کا استعمال مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ

9045272713

---

۱ تنبیہ الضالین ص۳۲ بحوالہ طائفہ منصورہ ص۱۰۰

۲ ، ، ص۱۳۰ ، ، ، ،

سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات (سرکار کی وفاداری اور نمک حلالی) بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے مناسب نہیں (خط کشیدہ جملے خاص طور پر قابلِ غور ہیں)

بنا بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمالِ ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جانثاری او نمک حلالی کے پیشِ نظر) سرکاری طور پر اس لفظِ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہلِ حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے"۔

اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرض داشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ پر پیش کی اور اس میں یہ درخواست کی:

"کہ گورنمنٹ اس مضمون کی طرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرماوے اور اس فرقے کے حق میں استعمال لفظ وہابی سرکاری خط و کتابت میں موقوف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے"۔ اس درخواست کی تائید کے لیے اور اس امر کی تصدیق کے لیے یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب وہندوستان کی طرف سے ہے (پنجاب ہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت السنہ ان سب کی طرف سے وکیل ہے۔ میں (محمد حسین بٹالوی) نے چند قطعات محضر نامہ گورنمنٹ پنجاب میں پیش کیا جن پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں اور ان میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آنریبل سر چارلس ایچی سن صاحب بہادر جو اس وقت پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر تھے گورنمنٹ کو اس درخواست کی طرف توجہ دلا کر اس درخواست کو باجازت گورنمنٹ ہند منظور فرمائیں اور اس استعمال لفظِ وہابی کی مخالفت اور اجرا نام اہلحدیث کا حکم پنجاب میں نافذ فرمایا جاوے میں ہوں آپکا نہایت ہی فرمانبردار خادم"، ابو سعید محمد حسین ایڈیٹر اشاعت السنہ

(ص ۳۲ تا ۲۶ شمارہ ۲ جلد ۱۱)

9045277713

برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بٹالوی صاحب کو اہل حدیث کے نام کی الاٹمنٹ کی اطلاع

مولوی بٹالوی صاحب نے جماعت اہل حدیث کے وکیل اعظم ہونے کی حیثیت سے حکومت ہند اور مختلف صوبہ جات کے گورنروں کو لفظ وہابی کی منسوخی اور اہل حدیث نام کی الاٹمنٹ کی جو درخواست دی تھی کہ ان کی جماعت کو آئندہ وہابی کے بجائے اہلحدیث کے نام سے پکارا جائے اور سرکاری کاغذات اور خطوط اور مراسلات میں وہابی کے بجائے اہل حدیث لکھا جائے انگریز سرکار کی طرف سے ان کی سابقہ عظیم الشان خدمات اور جلیل القدر کارناموں کے پیش نظر اس درخواست کو گورنمنٹ برطانیہ نے باقاعدہ منظور کرکے لفظ وہابی کی منسوخی اور اہل حدیث کے نام کی الاٹمنٹ کی۔ باضابطہ تحریری اطلاع بٹالوی صاحب کو دی، سب سے پہلے حکومت پنجاب نے اس درخواست کو منظور کیا۔

لیفٹیننٹ گورنمنٹ پنجاب نے بذریعہ سکریٹری حکومت پنجاب مسٹر ڈبلو، ایم ینگ صاحب بہادر نے بذریعہ چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مجریہ ۳ر دسمبر ۱۸۸۶ء اس کی منظوری کی۔ اطلاع بٹالوی صاحب کو دی۔ اسی طرح گورنمنٹ سی، پی کی طرف سے ۱۴ر جولائی ۱۸۸۸ء بذریعہ خط نمبری ۴۰۷ گورنمنٹ یوپی کی طرف سے ۲۰ر جولائی ۱۸۸۸ء بذریعہ خط نمبری ۳۸۶ گورنمنٹ بمبئی کی طرف سے ۱۴ر اگست ۱۸۸۸ء بذریعہ خط نمبری ۷۳۲ گورنمنٹ مدراس کی طرف سے۔ ۱۵ر اگست ۱۸۸۸ء بذریعہ خط نمبری ۱۲۷ گورنمنٹ بنگال کی طرف سے ۴ر مارچ ۱۸۹۰ء بذریعہ خط نمبری ۱۵۶، اس درخواست کی منظوری کی اطلاعات مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو فراہم کی گئیں [۱]

اسلام کی تاریخ میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا کہ کسی مسلم جماعت نے اپنا مذہبی و مسلکی نام کسی غیر مسلم حکومت سے الاٹ کرایا ہو۔ یہ صرف ہندوستان کے غیر مقلدوں ہی کو فخر حاصل ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے اپنا نام اہل حدیث منظور کرایا۔

---

[۱] اشاعت السنہ شمارہ ۲ جلد ۱۱ ص ۳۲ تا ص ۳۹، جنگ آزادی از جناب پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری ص ۲۶

9045272713

اور گورنمنٹ نے بھی سابقہ عظیم خدمات اور وفاداریوں کے صلہ میں اہل حدیث کا وہ نام جو پہلے دین اسلام کے عظیم خادموں کے لیے خاص تھا۔ اپنے ان خادموں کے لیے مخصوص کردیا۔

ع بر عکس نہند نام زنگی کافور

یہاں ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ غیر مقلدوں کو اپنے لیے اہل حدیث نام الاٹ کرانے کی آخر ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کا ایک سامنے کا جواب تو یہ ہے کہ چونکہ انگریز دشمنوں اور سرفروشوں کو ایک سازش کے تحت وہابی کے نام سے موسوم کردیا گیا تھا، جہاں کوئی انگریز دشمنی کی بات کرتا اسے وہابی کہہ دیا جاتا۔ اب اگر غیر مقلدوں کو بھی وہابی کہا جاتا تو انگریز دشمنی کا توہم ہو سکتا تھا۔ جس سے انگریز کی نمک خواری اور وفاداری میں فرق آنے کا اندیشہ تھا۔

نیز نوازشات کے بجائے دار وگیر کے امکانات سامنے آسکتے تھے اس لیے غیر مقلدوں نے گورنمنٹ سے درخواست کرکے اپنا نام اہل حدیث کرالیا۔

اور تبدیلی نام کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ اس نام کی عظمت سے فائدہ اٹھاکر عام مسلمان اور سادہ لوح لوگوں کو مغالطہ میں رکھا جائے۔ جیسا کہ اس کی وضاحت انشاء اللہ اگلے صفحات میں آئے گی۔

کیا ان حضرات کا "اہل حدیث" نام صحیح ہے؟

یہ سوال تین پہلوؤں سے قابل غور ہے۔ اولاً یہ کہ اہل حدیث نام رکھنے سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ شاید یہ گروہ قرآن کریم سے کنارہ کش ہو کر صرف حدیث ہی سے منسلک ہے جیسا کہ فرقہ اہل قرآن کا۔ یہی مفہوم ہے کہ وہ حدیث رسول سے بیزار ہو کر صرف قرآن ہی کو اصل دین سمجھتا ہے۔

سوال کا دوسرا قابل غور پہلو یہ ہے کہ کیا یہی لوگ اہل حدیث ہیں جیسا کہ اس نام کو اپنے لیے خاص کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیا دوسرے لوگ حدیث رسول کو تسلیم نہیں کرتے۔ جب کہ معاملہ برعکس ہے کیوں کہ حدیث کے حاملین وہ ہیں جو الفاظ ومبانی کے ساتھ حدیث کے معانی ومفاہیم پر تدبر رکھتے ہیں۔ اور ان حضرات کا معاملہ خود انہیں کے بڑے کی زبانی سنیے۔

نواب صدیق صاحب رح فرماتے ہیں،

9045272713

"ولذالك تراهم يقتصرون منها على النقل ولا يصرفون العناية الى فهم السنة ويظنون ان ذالك يكفيهم وهيهات بل المقصود من الحديث فهمه وتدبر معانيه دون الاقتصار على مبانيه"[1]

ترجمہ: اس لیے ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ حضرات محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث کے فہم اور اس کے معانی ومفاہیم میں غور وخوض کی طرف متوجہ اور ملتفت نہیں ہوتے۔ اور اس زعم فاسد میں مبتلا ہیں کہ محض الفاظ کا نقل کرلینا ہی ان کے لیے کافی ہے۔ حالانکہ یہ خیال حقیقت سے دور ہے کیونکہ حدیث سے مقصود، حدیث شریف کا سمجھنا اور اس کے معانی ومفاہیم میں تدبر وتفکر کرنا ہے نہ کہ صرف الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرنا"۔

نیز نواب صاحب فرماتے ہیں:

"ولا يعرفون من فقه السنة فى المعاملات شيئاً قليلاً لايقدرون على استخراج مسئلة واستنباط حكم على اسلوب السنن واهلها وهم اكتفوا عن العمل بالدعاوى اللسانية وعن اتباع السنة بالتسويلات الشيطانية"[2]

ترجمہ: یہ لوگ معاملات کے بارے میں فہم حدیث سے بے بہرہ ہیں سنن اور اصحاب سنن کے طرز پر ایک مسئلہ کے استخراج اور ایک حکم کے استنباط پر بھی قادر نہیں ہیں۔ عمل کے بجائے زبانی دعووں اور حدیث کے بجائے مکائد شیطانیہ پر قناعت کیے ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:

"ولو كان لهم اخلاص .... لا يكتفوا عن علم الحديث على رسمه ومن العمل بالكتاب الاعلى اسمه"[3]

---

[1] الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ ص۵۳، [2] الحطۃ ص۵۱، [3] " ص۱۵۶۔

9045272713

ترجمہ:- اگر یہ مخلص ہوتے تو علم حدیث کے صرف نشان اور عمل بالقرآن کے صرف نام پر اکتفا نہ کرتے۔

ان صراحتوں سے ثابت ہوا کہ ان حضرات کا اہل حدیث نام رکھنا "برعکس نہند زنگی کافور" کی قبیل سے ہے۔

سوال میں تیسری چیز قابل غور ہے کہ یہ لوگ اپنے نومولود فرقے کا اہل حدیث نام رکھ کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا یہ فرقہ قدیم الوجود ہے اور قرون اولیٰ ہی سے چلا آرہا ہے۔

چنانچہ "تاریخ اہل حدیث" کے مصنف شیخ احمد دہلوی اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات قائم کرتے ہیں۔

۱:- صحابہ رضؓ اور تمام سلف صالحین اھل حدیث تھے۔
۲:- تابعین اھل حدیث کہلائے
۳:- مسلمان فاتح اہل حدیث تھے
۴:- تبع تابعین اہل حدیث تھے
۵:- اھل علم کا لقب اھل حدیث تھا
۶:- علمائے امت اخیر زمانے تک اھل حدیث ہوں گے۔
۷:- ائمہ اربعہ اھلِ حدیث تھے
۸:- ائمہ اربعہ کے اکثر تلامذہ نے اھل حدیث مسلک پر وفات پائی۔
۹:- اھل حدیث ہر زمانے میں صحابہ رضؓ جیسے ہیں[1]

نیز کتاب مذکور میں لکھتے ہیں:

"موجودہ تمام فرقوں کو ابھی کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اھل حدیث رسول مقبول م فداہ امی وابی کے جانثاروں میں تھے۔ ع

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا[2]

---

[1] ملاحظہ ہو فہرست مضامین کتاب ترجمہ تاریخ اہل حدیث ص۱۰-۱۱

[2] ترجمہ تاریخ اہل حدیث ص۱۔

مزید تحریر فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ کا فرمودہ ہے کہ لاتزال طائفة من امة قائمة على الحق لا يضرهم من خالفهم حتى ياتى امر الله" (رواہ البخاری والمسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی صداقت کا یہ طائفہ زندہ ثبوت ہے اس لیے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جملہ ارشادات بتمام و کمال حتیٰ کہ الفاظ لسانِ وحی ترجمان کی بھی حفاظت اور تبلیغ آپ کے عہد مبارک سے اس زمانے تک یہی خادمانِ دین برحق کر رہے ہیں۔[1]

غیر مقلد عالم مولانا محمد صدیق صاحب شیخ الحدیث فرماتے ہیں:

"لا تزال طائفة من امتی منصورین" حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے علی ابن المدینی فرماتے ہیں فهم اصحاب الحديث (ترمذی باب ماجاء فی اهل الشام)

ترجمہ: اس طائفہ سے مراد اہل حدیث کی جماعت ہے۔[2]

ہم یہاں قدرے تفصیل سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کیا پہلے زمانے میں "اہلحدیث" کا لفظ اور اصطلاح انھیں معنوں میں مستعمل تھی جن معنوں میں یہ حضرات مراد لیتے ہیں یا اس لفظ میں تزویر اور تحریف معنوی کا ارتکاب کر کے یہ لوگ لفظ صحیح کو مصداق غیر صحیح پر منطبق کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم کو محقق کبیر حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی کے اس تبصرے سے کافی روشنی ملتی ہے۔ مولانا نیچریوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"واخوانهم الاصاغر المشهورين بغير المقلدين الذين سموا انفسهم اهل حديث وشتان ما بينهم وبين اصحاب الحديث"[3]

ترجمہ: نیچریوں کے چھوٹے بھائی جو غیر مقلدین کے نام سے مشہور ہیں اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں حالانکہ ان میں اور اہل حدیث میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

---

۱ ترجمہ تاریخ اہل حدیث ص۱۰۰ ، ۲ مسلک اہل حدیث ص۱۰ ،

۳ ابطال الرد ص۲۳۹ ،

9045272713

ان حضرات کے "اہل حدیث" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی عامی اور کتاب و سنت کے نصوص سے ناآشنا ہونے کے باوجود بھی کسی امام و مجتہد کے تقلید و اتباع کا قائل نہ ہو۔ نیز ائمہ حدیث و فقہائے کرام و مجتہدین عظام کی خدمات جلیلہ کو اسلام کے لیے مضرت رساں خیال کرے۔ مولانا اسمٰعیل سلفی رہ سابق امیر جمعیۃ اہل حدیث پاکستان "اہل حدیث" کے نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"ائمہ حدیث اور فقہاء کے مباحث، احناف و شوافع کے مناقشات اسلام کی خدمت کے بجائے بعض مقامات پر اسلام کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئے قرآن و سنت کے نصوص باہم منقسم ہو گئے"۔ [illegible]

مولانا حبیب الرحمان اعظمی محدث تحریر فرماتے ہیں :

"اہل حدیث کی یہ اصطلاح بالکل حادث اور بدعت ہے اس معنی میں کبھی کسی کو اہل حدیث نہیں کہا گیا نہ ان کا پہلے کہیں وجود تھا۔" [illegible]

پہلے اہلِ حدیث کن کو کہا جاتا تھا؟

پہلے اہل حدیث ان حضرات کو کہا جاتا تھا جو درس حدیث، روایت حدیث، حفظ حدیث، تعلیم حدیث تدبر حدیث یا کسی بھی انداز سے خدمت حدیث کا شغل رکھتے تھے۔ عقائد صحیحہ کے علمبردار اور اہل سنت والجماعت میں داخل تھے۔ خواہ وہ خود مجتہد رہے ہوں، یا سالک مجتہدین میں سے کسی کے بھی مقلد رہے ہوں۔ علامہ حافظ محمد بن ابراہیم الوزیر، المتوفی [illegible]ھ تحریر فرماتے ہیں :

"اذ من المعلوم ان اهل الحديث اسم لمن عنى به وانقطع فى طلبه كما قال بعضهم :

ان علم الحديث علم رجال تركوا الابتداع للاتباع
فاذا جن ليلهم كتبوه اذا اصبحوا الغدو للسماع

[illegible] تحریک اہل حدیث کا سد جواز مت۔
[illegible] تحقیق اہل حدیث۔

9045272713

فهؤلاء هم اهل الحدیث من ای مذاهب کانوا [۱]

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ ایک طویل روایت نقل کرتے ہوئے جس میں ایک اعرابی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور رسالت، نماز، روزہ، زکاۃ، حج کے سلسلہ میں سوال کرنے کا تذکرہ ہے۔ فرماتے ہیں،

"سمعت محمد بن اسماعیل یقول قال بعض اهل الحدیث فقه هذا الحدیث ان القراءة علی العالم والعرض علیه جائز [۲]"

ترجمہ:۔ میں نے محمد بن اسماعیل رحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ بعض اہل حدیث کا کہنا ہے اس حدیث کی فقہ یہ ہے کہ عالم سے پڑھنا اور اس کے سامنے مسئلہ پیش کرنا جائز ہے"۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک حدیث میں تدبر اور اس کے معانی ومسائل کا استنباط کرنے والے لوگ اہل حدیث ہیں۔

علامہ احمد بن محمد الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الساری شرح بخاری کے مقدمہ میں عنوان قائم فرماتے ہیں: "الفصل الاول فی فضیلة اهل الحدیث وشرفه فی القدیم والحدیث" اس عنوان کے تحت یہ دو حدیثیں بیان فرماتے ہیں:

۱۔ "عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فحفظها ووعاها وأداها فرب حامل فقه الی من هو افقه منه"

ترجمہ: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ترو تازہ رکھے اللہ تعالےٰ اس آدمی کو جس نے میری بات سنی، اسے یاد کیا، اس کی حفاظت کی اور دوسروں تک پہنچا دیا۔ بعض دفعہ فقہ جس کے پاس پہنچائی جائے وہ پہنچانے والے سے افقہ ہوتا ہے

۲۔ "عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ

---

[۱] الروض الباسم جلد ۱ صـ۱۲۲ مطبوعہ بیروت۔

[۲] ترمذی شریف ابواب الزکاۃ جلد ۱ صـ۹۰۔

9045272713

علیہ وسلم اللّٰھم ارحم خلفائی قلنا یا رسول اللّٰہ ومن خلفاءک قال الذین یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے کہا۔ آپ کے خلفاء کون ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا' جو لوگ میری احادیث روایت کرتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ حفاظِ حدیث، محافظینِ حدیث، مبلغینِ حدیث، رواۃِ حدیث یہ سب حضرات اہلحدیث ہیں۔ نیز فرماتے ہیں:

"ومن شرف اھل الحدیث ما رویناہ من حدیث عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنھما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اولی الناس بی فی القیامۃ اصحاب الحدیث قال ابن حبان اذ لیس من ھٰذہ الامۃ قوم اکثر صلوٰۃ علیہ منھم وقال غیرہ المخصوص بھٰذا الحدیث نقلۃ الاخبار الذین یکتبون الاحادیث ویذبون عنھا الکذب اناء اللیل واطراف النھار وقال الخطیب فی کتابہ شرف اصحاب الحدیث قال لنا ابو نعیم ھٰذہ منقبۃ شریفۃ یختص بھا رواۃ الاثار و نقلتھا" [1]

ترجمہ:۔ اصحاب حدیث کے فضائل میں سے عبد اللہ بن مسعود کی وہ حدیث بھی ہے جس کو ہم نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب اصحاب حدیث ہوں گے۔ ابن حبان کہتے ہیں کیوں کہ ان سے زیادہ کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والا نہیں ہے۔ بعض دوسرے حضرات کہتے ہیں۔ اس حدیث سے مخصوص حدیث کے وہ ناقلین ہیں جو حدیثوں

---

۱ مقدمہ ارشاد الساری شرح البخاری جلد ۱ ص ۳ مطبوعہ نولکشور۔

ارشاد الساری جلد ۱ ص ۵ مختصراً۔

9045272213

کو لکھتے ہیں اور شب و روز ان سے کذب کو دفع کرتے ہیں۔ خطیب نے اپنی کتاب شرف اصحاب الحدیث میں ابو نعیم کے حوالہ سے کہا، یہ بڑی قابل قدر فضیلت ہے جس کے ساتھ حدیثوں کے رواۃ اور ناقلین ہی مخصوص ہیں۔

اس صراحت سے معلوم ہوا کہ درس حدیث، کتابت حدیث، دفاع حدیث کا شغف رکھنے والے حضرات اہل حدیث ہیں۔ علماء سلف اور محدثین کرام کی کتابوں سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند تصریحات نقل کی گئیں، جن سے بیّن طور پر ثابت ہوگیا کہ اکابر کو جن حقائق اور خصوصات کی بناء پر اہل حدیث کہا گیا تھا ان حقائق سے یہ موجودہ اہل حدیث دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے اس لیے ان کا نام اہل حدیث کے بجائے لامذہب اور آزاد مشرب ہونا ہی مناسب اور قرین عقل و فہم ہے۔ کیونکہ فقہاء و محدثین کی اصطلاح میں مذہب کا اطلاق بسا اوقات رائے و نقطہ نظر باور مسلک کے معانی پر ہوتا ہے۔ اسی مفہوم کے اعتبار سے ائمہ اربعہ کے مسالک کو وہ لوگ مذہب کے لفظ سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت امام نووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"فھو مذھبنا ومذھب الجمھور" [1]

نیز فرماتے ہیں،

"فمذھب الشافعی وابی حنیفۃ والجمھور ان الابل افضل ثم البقر ثم الغنم کما فی الھدایا ومذھب مالک" [2]

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں،

"اذ کانت ھٰذہ الاقوال کلھا معروفۃ لاھل السنۃ ......
...... بل لاھل المذھب الواحد منھم کمذھب احمد وغیرہ من الائمۃ" [3]

---

[1] نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۷۲ ، [2] نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۱ ،
[3] منہاج السنۃ جلد ۱ صفحہ ۲۱۸ ۔

9045272713

اور حضرت شاہ ولی محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں باب قائم کرتے ہیں:

"باب اسباب اختلاف مذاہب الفقہاء" [۱]

خود غیر مقلد عالم اور محقق نواب صدیق حسن صاحب بھی مذہب کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اپنے وصایا میں دوسری وصیت کے اندر فرماتے ہیں:

"دوم آنکہ مذاہب اربعہ را درحقیقت برابر دانند" [۲]

نیز فرماتے ہیں:

"پانی کے مسئلہ میں امام مالک کا مذہب قوی تر ہے اور مسئلہ صیغ تشہد میں حضرت امام ابوحنیفہ کا مذہب صحیح تر ہے و مسئلہ صفات میں امام احمد کا مذہب زیادہ قوی ہے،" [۳]

ان کا مناسب نام کیا ہوگا؟

ان عبارات سے واضح ہوا کہ فقہاء و محدثین کے نزدیک "مذہب" کا اطلاق مذاہب ائمہ اربعہ پر بھی ہوتا ہے اور یہ حضرات ان مذاہب اربعہ میں سے کسی میں بھی داخل نہیں ہیں۔ اس بنیاد پر انھیں لامذہب اور آزاد مشرب کہنا زیادہ مناسب اور مبنی برحقیقت ہے۔

چنانچہ نواب قطب الدین صاحبِ مظاہر حق اور بعض دیگر علماء نے انھیں "لامذہب" ہی کے نام سے یاد کیا ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات میں نواب صاحب کی عبارت نقل کی جا چکی ہے

—— کسی بھی جماعت کو سمجھنے کے لیے اس جماعت کے بانی اور مرکزی شخصیات کا تعارف بہترین رہنما ہوتا ہے۔ اس لیے آئندہ صفحات پر جماعت اہل حدیث کے بانی اور اہم شخصیات کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

---

۱ حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۳۹،

۲ مآثر صدیقی حصہ چہارم ص ۱۰،

۳ " " ص ۲۰۔

9045277713

مولانا عبدالحق بنارسی

مولانا عبدالحق بن مولانا فضل اللہ نیوتنی ثم بنارسی کی ولادت قصبہ نیوتنی ضلع اناؤ میں ۱۲۰۶ھ میں ہوئی۔ سفرِ حج میں سید صاحب رہ کے ہم قافلہ تھے۔ لیکن ائمہ کرام پر بدزبانی اور دیگر فاسد نظریات کی بنا پر سید صاحب نے ان کو اپنے قافلہ سے نکال دیا تھا۔ انھیں نازیبا حرکتوں کے مکہ معظمہ میں بھی مرتکب ہوئے، سزائے قید ہوئی، رہا ہو کر مدینہ گئے لیکن "جبل گردد جبلت نہ گردد" مدینہ میں بھی ائمہ کرام اور مجتہدین عظام پر زبان درازی کی۔ قاضی مدینہ کے مطلع ہونے کے بعد خوف تعزیر نے وہاں سے بھی راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ غرض طبع ومزاج کی کج ادائیوں نے انھیں ہر محل شرف سے محروم ہی رکھا ہندوستانی علماء میں سب سے پہلے انھیں نے فتنۂ ترکِ تقلید کی بنا ڈالی اور مسلسل علمائے حق سے برسرپیکار رہے، عدم تقلید پر کتابیں بھی لکھیں، مناظرے بھی کیے۔ حکیم مولانا عبدالحی لکھتے ہیں،

ثم سافر الی الحجاز فی رکب السید الامام احمد بن عرفان الشهید البریلوی فلما وصل الی المدینة المنورة بعد الحج تکلم فی بعض المسائل الخلافیة علی عادته وتفوه فی حق المجتهدین ورمی بالضلال اصحاب المذاهب الأخر من الأحناف والشافعیة وکان اذ ذاك الشیخ محمد سعید الأسلمی بالمدینة المنورة فوشی به الی القاضی فلما علم ذالك عبد الحق خرج من المدینة مختفیا وذهب الی الجزیرة -----	سید احمد شہید بریلوی کے قافلہ کی معیت میں حجاز گیے۔ جب حج سے فارغ ہو کر مدینہ پہونچے تو اپنی عادت کے مطابق بعض مسائل خلافیہ میں گفتگو کی۔ اور مجتہدین کرام پر بد زبانی کی اور انہیں گمراہ کہا۔ شیخ محمد سعید نے حاکم مدینہ کو اس کی اطلاع دی، جب عبدالحق کو معلوم ہوا تو آہستہ سے وہاں سے نکل بھاگے ....
وکان عبد الحق لا یتقید بمذهب ولا یقلد احداً فی شیئ من امور دینیة بل یعمل بنصوص الکتاب والسنة	عبدالحق کسی مذہب سے منسلک نہ تھے اور نہ ہی امور دینیہ میں کسی کی تقلید کرتے تھے۔ بلکہ کتاب وسنت کے نصوص

9045272713

ویجتھد برایہ رلذالک جرت بینہ وبین الاحناف مباحثات کثیرۃ فی الاجتھاد والتقلید ومن مصنفاتہ الاثر الفرید فی المنع عن التقلید[۱]

پر عمل کرتے اور اپنی رائے سے اجتہاد کیا کرتے تھے اسی بنا پر ان کے اور احناف کے مابین اجتہاد اور تقلید کے سلسلے میں مناظرے ہوئے انہوں نے الدرالفرید فی المنع عن التقلید کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی۔

قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی رحہ شاگرد حضرت شاہ اسحاق صاحب دہلوی رحہ لکھتے ہیں:

"مولوی عبدالحق بنارسی نے ہزارہا آدمی کو عمل بالحدیث کے پردے میں قید مذہب سے نکالا، اور مولوی صاحب نے ہمارے سامنے کہا کہ عائشہؓ حضرت علیؓ سے لڑ کر مرتد ہوئی اگر بے توبہ مری تو کافر مری (والعیاذ باللہ) اور صحابہ کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں ہم کو سب کی حدیثیں یاد ہیں۔ صحابہ رضہ سے ہمارا علم بڑا ہے، صحابہ کو علم کم تھا. بعد تھوڑے عرصہ کے مولوی عبدالحق صاحب، مولوی گلشن علی صاحب کے پاس جو دیوان راجہ بنارسی کے شیعہ مذہب کے تھے، گیے، اور کہا کہ میں شیعہ ہوں۔ اب ظاہراً شیعہ ہوتا ہوں اور میں نے عمل بالحدیث کے پردہ میں وہ کام کیا کہ عبداللہ بن سبا سے نہ بنا تھا ہزارہا اہل سنت کو قید مذہب سے نکال دیا۔ اب ان کا شیعہ ہونا بہت آسان ہے چنانچہ مولوی گلشن علی صاحب نے تیس روپے ماہواری ان کی نوکری کروا دی"[۲]

مولوی عبدالحق صاحب کا ۱۲۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ حکیم مولانا عبدالحی صاحب لکھتے ہیں

"وتوفی محرما بمنی فی ثانی ذی الحجہ عام ست وسبعین ومائتین والف"[۳]

نواب صدیق حسن صاحب

نواب صاحب فرقہ غیر مقلد کے بہت بڑے پیشوا اور امام ہیں۔ غیر مقلدین میں ان کو مرکزی اور بنیادی شخصیت قرا

---

[۱] نزہۃ الخواطر ص۲۳۹ و ص۲۴۰ جلد ۷۔

[۲] کشف الحجاب ص۲۱ مصنفہ قاری عبدالرحمٰن پانی پتی۔

[۳] نزہۃ الخواطر ص۲۴۰ جلد ۷۔

9045272713

دیا جاتا ہے۔ غیر مقلدین ان کو امام السنہ خاتم المحدثین اور مجدد ہند کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ انہیں بعض اعتبار سے "شیخ الکل فی الکل" پر بھی فوقیت حاصل ہے۔ آپ ۱۹ رجمادی الاولی ۱۲۴۸ھ میں اپنے نانہال بانس بریلی میں پیدا ہوئے[1] ابتدائی تعلیم مختلف اساتذہ سے حاصل کر کے اعلیٰ تعلیم آپ نے مفتی صدر الدین صاحب آزردہ دہلوی سے حاصل کی۔ سند حدیث جن اساتذہ کرام سے حاصل کی ان میں شیخ المعمر عبدالحق مرحوم بن فضل اللہ ساکن نیوتنی بانی فرقہ اہل حدیث خاص طور سے قابل ذکر ہیں[2]

"آپ تقلید کو عار سمجھتے تھے، ائمہ اربعہ کے اقوال تو الگ رہے آپ صحابہ کرامؓ کی تفسیر قرآن کی حجیت کے بھی قائل نہیں تھے۔ ائمہ فقہ و تصوف بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہؒ سے سوء ظنی رکھتے تھے "فرماتے ہیں" ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلوں کو اپنا دستور العمل ٹھہراتے ہیں اور اگلے بڑے بڑے مجتہدوں اور عالموں کی طرف منسوب کرنے سے عار کرتے ہیں۔"[3]

نیز رقمطراز ہیں:

"حاصل آنکہ حجت بتفسیر صحابہ غیر قائم است لاسیما نزد اختلاف"[4]

حکیم عبدالحی لکھنوی رحمہ لکھتے ہیں:

"وکان له سوء الظن بائمة الفقة والتصوف جداً لاسیما ابی حنیفة"[5]

اس بدگمانی کی وجہ سے نواب صاحب نے حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کو روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا ہے۔ نواب صاحب نے اپنی کتاب "بدور الاہلہ" میں ایک حدیث کا ضعف ثابت کرنے کے لیے اس کے ایک راوی ربیع ابن صبیح پر ائمہ کرام کی جرح نقل کی ہے لیکن چونکہ ائمہ نے انھیں شیخ صالح اور رجل صالح بھی کہا ہے جس سے ان کی توثیق ہوتی ہے۔ نواب صاحب

---

[1] ملاحظہ ہو ماٰثر صدیقی ج ۲ ص ۱۔
[2] " " جلد ۲ ص ۱۔
[3] " " ۲ ص ۱۷۔
[4] ترجمان وہابیہ ص ۲۰۔
[5] رسائل اہل حدیث ص ۲ بحوالہ بدور الاہلہ ص ۱۳۹۔
[6] نزہۃ الخواطر جلد ۸ ص ۱۹۱۔

9045272713

نے اس توثیق کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ائمہ کے صالح کہنے سے راوی کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا جس طرح سے امام ابو حنیفہ باتفاق مخالف و موافق رجل صالح ہیں لیکن وہ ائمہ حدیث کے نزدیک اپنے تلامذہ کی طرح ضعیف ہیں۔ نواب صاحب کے الفاظ ملاحظہ ہوں :

" ابو زرعہ گفتہ " شیخ صالح " و ابو حاتم گفتہ رجل صالح انتہی۔ و ازوصف بصلاح لازم نمی آید کہ در حدیث ثقہ باشد چنانچہ امام ابو حنیفہ رہ مثلاً صالح است باتفاق موافق و مخالف ولکن نزد ائمہ حدیث ضعیف است مثل تلامذہ خود "[۱]

نواب صاحب نے خود اجتہادی کے زعم میں بزعم خویش بہت سے مسائل ایجاد کیے جو قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہیں۔ ان کی کتاب " بدور الاہلہ من ربط المسائل بالادلہ " سے چند مسائل ذکر کیے جاتے ہیں نواب صاحب کے اجتہاد کے مطابق :

۱۔ منی، شراب، مردار، کتا، خنزیر، تمام جانوروں کا پیشاب پاک ہے[۲]

۲۔ عورت کی نماز بغیر تمام ستر چھپائے صحیح ہے[۳]

۳۔ چھ چیزوں کے علاوہ بقیہ تمام چیزوں میں سود لینا جائز ہے[۴]

۴۔ جو جانور بندوق کے شکار سے مر جائے وہ حلال ہے[۵]

۵۔ قربانی کی ایک بکری بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں[۶]

یہ ہے کرشمہ اجتہاد کا ایک ہلکا سا نمونہ۔ ع

جو چاہے آپ کا علم کرشمہ ساز کرے

نواب صاحب اور انگریز

انگریز جس کا ظلم و ستم، اسلام بیزاری اور مسلم دشمنی عالم آشکار ہے۔ مسلمانوں پر ان کے مشق و ستم کی تفصیل بیان کرتے

---

۱ رسائل اہل حدیث ص۲۶ بحوالہ بدور الاہلہ ص۲۳۵، ۴ بدور ص۲۳۵-۲۳۶۔
۲۔ بدور ص۱۵-۱۶۔ ۵ " ص۳۳۵۔
۳۔ " ص۳۹۰۔ ۶ " ص۳۴۱۔

9045272713

ہوئے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رہ تحریر فرماتے ہیں :

"زندہ مسلمانوں کو سور کی کھال میں سلوا کر گرم تیل کے کڑھاؤ میں ڈلوانا۔ مکہ رجنٹ سے علی رؤس الاشہاد اغلام کروانا۔ فتحپوری کی مسجد سے قلعہ کے دروازے تک درختوں کی شاخوں پر مسلمانوں کی لاشوں کا لٹکانا" ۱

یہ ان انگریزوں کا اہل اسلام کے ساتھ سلوک تھا۔ اسلام کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر سلوک تھا۔ طرح طرح کے فتنوں اور سازشوں کے منبع و مصدر اور سرچشمہ یہی انگریز ہی بنے ہوئے تھے۔ نیچریت، مرزائیت، اباحیت، فتنۂ انکار حدیث وغیرہ بے شمار اسلام دشمن فتنے انھیں انگریزوں کے بطن فتنہ پرور سے پیدا ہو رہے تھے۔ لیکن نواب صاحب انھیں انگریزوں سے دوستی، وفاداری، عشق و محبت کا دم بھرتے تھے اور اپنی بے مثال وفاداری کی داستان ان لفظوں میں سناتے ہیں :

"جو خیر خواہی ریاست بھوپال وغیرہ نے اس زمانہ میں کی ہے وہ گورنمنٹ برطانیہ پر ظاہر ہے۔ ساگر و جھانسی تک سرکار انگریز کو مدد غلہ وغیرہ سے دی جس کے عوض سرکار نے پرگنہ بیرسیہ جمع ایک لاکھ روپیہ عنایت فرمایا" ۲

تعاون علی الاثم والعدوان کی اس اعلیٰ نظیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی پڑھتے چلیے، فرماتے ہیں :

"یہ بغاوت جو ہندوستان میں بر زمانۂ غدر ہوئی، اس کا نام جہاد رکھنا ان لوگوں کا کام ہے جو اصل دین سے آگاہ نہیں، اور ملک میں فساد ڈالنا اور امن و امان اٹھانا چاہتے ہیں" ۳

نواب صاحب کے فرزند ارجمند جناب سید علی خاں اپنے والد کے فضائل و مناقب گناتے ہوئے فرماتے ہیں :

"جو ایک دوست دار گورنمنٹ کی مہربانیوں اور احسانوں، روز افزوں عزت

---

۱ نقش حیات ص۴۵ ، ۳ ترجمان وہابیہ ص۱۰ ۔
۲ ترجمان وہابیہ ص۱۱۳ ،

9045272713

افزائیوں کا دل سے ممنون ہو جس کے علم و فضل اور انتظامی کارناموں کی تعریف اور اعمال کا استحسان صاحبان عالی بہادر اور والیانِ ریاست ہند اپنے خرائط اور خطوط اور تقریروں اور پرائیوٹ چٹھیوں میں متواتر کر چکے ہوں جو گورنمنٹ کے جرأت و صولت سے پوری طرح واقف ہو" [1]

جنگ مصر کے موقع پر نواب صاحب کی وفاداریوں سے خوش ہو کر کرنل کنکیڈ صاحب بہادر اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

"میں نہایت خوشی سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بلاشبہ نہایت صدق دلی سے نواب بیگم صاحبہ کو نیک صلاح دے کر اچھی کارروائی کی تمام بری اور بیوفائی کی باتوں کے ٹالنے اور روکنے کی سعی ایسے وقت میں جب کہ سرکار انگریزی کی فوج مصر کے مخالفین سے جنگ کر رہی ہے۔ وفائی ایسے بڑے شہر میں جہاں ہر قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ نواب بیگم صاحبہ عالیہ کی وفاداری کے بے شک آپ باعث ہیں" [2]

صاحبزادہ محترم تحریر فرماتے ہیں:

"اسی طرح وائس صاحب بہادر کرنل بیزین صاحب بہادر، ولیم ولبی آسبورن صاحب بہادر، بارسٹھ صاحب بہادر، کرنل بریڈو صاحب بہادر، اور متعدد حکام نے والاجاہ (نواب صاحب) کے کاموں کی بے حد تعریف و توصیف کی" [3]

آپ نے ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ میں وفات پائی۔

نواب صاحب کی نہایت مستند سوانح مآثر صدیقی میں ہے کہ جس وقت اس حادثۂ دل آشوب کی خبر گورنمنٹ آف انڈیا کو پہنچی تو اس وقت گورنمنٹ کی جانب سے ٹیلیگرام پہنچا کہ:

"منجانب گورنمنٹ آف انڈیا ان کی نعش کے ساتھ شاہی اعزاز عمل میں لایا جائے" [4]

---

۱ مآثر صدیقی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ ۔ ۴ ج ۳، ص ۲۰۳ ۔
۲ ″ ″ ص ۱۶۵ ۔
۳ ″ ″ ص ۱۶۵ ۔

9045272713

مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی

غیر مقلدوں کے امام الہدی آیت من آیات اللہ شیخ الکل فی الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین سورج گڈھی ثم دہلوی قصبہ سورج گڈھ ضلع مونگیر صوبہ بہار میں ۱۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے [1]

انھیں غیر مقلدین کا رکن رکین اور ستون محکم سمجھا جاتا ہے اپنی جماعت میں ان کی ہستی بڑی مایۂ ناز، قابل فخر ہے۔ غیر مقلدیت کی فروغ واشاعت میں ان کی خدمات کا بڑا دخل ہے ان کے زندگی کے پورے ۷۰ سال سلف صالحین پر تنقید کرنے اور ان کے عظیم دینی اور علمی کارناموں میں کیڑے نکالنے اور اپنے خود ساختہ الزامات کا ہدف بنانے میں صرف ہوئے۔

اکثر غیر مقلد علماء کے آپ استاذ ہیں۔ آپ اپنے آپ کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسہ حضرت شاہ اسحٰق کا شاگرد بتلاتے ہیں۔ لیکن اس نسبت میں کہاں تک سچائی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت شاہ اسحٰق کے تلمیذ اجل اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس وعظ کے حاضر باش قاری عبدالرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی لکھتے ہیں؛

"سید نذیر حسین نے کس روز میاں صاحب سے پڑھا ہے فقط ہجرت کے ایام میں بطمع اغواءِ خلق کے ایک ایک حدیث اوائل چند کتب کی سنا کر ایک پرچہ سند کا لکھوالیا وعظ میں بھی کبھی کبھی جانا نصیب ہوا ہو۔ کبھی کبھی تعطیل میں مسئلہ پوچھنے آتے تھے، اور حفیظ اللہ خاں صاحب وعظ میں جاتے تھے۔ کبھی کبھی کوئی حرف جلالین کا پوچھنے آتے تھے۔ اور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تو ان دونوں کا وجود بھی دہلی میں نہ تھا۔ کبھی ان کو ہم نے بڑے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نہیں دیکھا۔ دونوں میاں صاحب اہل سنت اور حنفی تھے اور یہ متقی (تقیہ کرنے والے) غیر مقلد دشمنان اہل سنت ہیں پھر کس طرح؟ جناب میاں صاحب کے تلمذ کے وسیلے سے ان کو مانتے ہیں اور اپنا دین برباد کرتے ہیں" [2]

---

[1] تاریخ التقلید ص۱۱ بحوالہ انگریز اور اہل حدیث ص۲۲۔

[2] رسائل اہل حدیث ص۳۰ بحوالہ کشف الحجاب ص۱۳۔

9045272713

مولانا حکیم عبدالحیٔ ان کے حلقۂ درس کا ایک نقشہ بیان کرتے ہیں کہ :

".. شواہد میں اعشیٰ کا ایک شعر آگیا اس میں دیر تک قاری اور سامع متوجہ رہے پھر بھی ناکام رہے" [1]

اس مبلغ علم کے باوجود جرأت کا یہ عالم ہے کہ :

"ہمت آپ کی بالکل طرف مطاعن فقہاء اور تجہیلات صحابہ کے معروف ہے" [2]

مولوی نذیر صاحب اور انگریز

انگریزوں کی سفاکیوں سے تنگ آکر اس دور کے مشاہیر واکابر جید علماء کرام نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ تیار کیا لیکن میاں نذیر حسین نے نہ صرف یہ کہ اس پر دستخط کرنے سے انکار کیا بلکہ انگریزوں سے وفاداری کا دم بھرتے ہوئے اس فتوے کی شدید مخالفت بھی کی۔ میاں صاحب کے سوانح نگار مولوی افضل حسین بہاری لکھتے ہیں کہ :

"یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ میاں صاحب گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جب دہلی کے بعض مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد کا دیا تو میاں صاحب نے اس پر دستخط کیے، نہ مہر لگائی" خود فرماتے تھے کہ میاں وہ ہلڑ تھا شاہی نہ تھی وہ بے چارہ بوڑھا بادشاہ کیا کرتا بہادر شاہ کو بہت سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں مگر وہ باغیوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنے ہوئے تھے۔ کرتے تو کیا کرتے" [3]

یہ وہ دور تھا کہ انگریزوں کی طرف سے مسلمان عورتوں کی عزت لوٹی جاتی تھی انکے پستان تک کاٹ ڈالتے تھے، مسلمانوں کی لاشیں درختوں کی شاخوں پر لٹکائی جاتی تھیں لیکن میاں صاحب کو ان مسلمان عورتوں اور مردوں پر رحم نہیں آیا" آیا تو کس پر آیا۔ ملاحظہ ہو :

".. ڈاکٹر حافظ مولوی نذیر احمد صاحب فرماتے تھے کہ عین زمانہ غدر میں مسز لیس

---

[1] دہلی اور اس کے اطراف ص۲۶ ، [3] الحیات بعد المماۃ ص۱۲۵ ۔

[2] کشف الحجاب ص۹ بحوالہ رسائل اہل حدیث ص۲۲ ۔

9045272713

زخمی میم کو جس وقت میاں صاحب نے دیکھا تو روئے اور اپنے مکان میں اٹھالائے
اپنی اہلیہ اور عورتوں کو ان خدمت کے لیے نہایت تاکید کی ۔ ۔ ۔ ۔ امن وامان قائم
ہونے کے بعد میم کو انگریزی کیمپ میں پہنچایا جس کے نتیجے میں آپ کو اور آپ کے
متوسلین کو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے امن وامان کی چھٹی ملی" ۱؎

انہیں خدمات عظیمہ کے صلہ میں سفر حج کو جاتے ہوئے میاں صاحب کو سرکار کی طرف سے سند ملی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے :

" مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں جنھوں نے مشکل اور نازک
وقتوں میں اپنی وفاداری اور نمک حلالی گورنمنٹ برطانیہ پر ثابت کی اب وہ اپنے
فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو جاتے ہیں امید کرتا ہوں کہ جس کسی افسر برٹش
گورنمنٹ کی مدد چاہیں گے وہ ان کی مدد کرے گا کیوں کہ وہ کامل طور سے اس کے
مستحق ہیں" ۲؎

میاں صاحب کا انتقال ۱۳۲۰ھ میں ہوا۔

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی

۱۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے۔ سید نذیر حسین صاحب کے خصوصی تلامذہ میں تھے۔ مولانا حکیم عبدالحی صاحب لکھتے ہیں :

" ثم لازم السید نذیر حسین المحدث وقرأ علیه المشکوٰۃ والصحاح
الستة وصحبه مدۃً طویلةً " ۳؎

ان کی شخصیت جماعت اہل حدیث میں نامی گرامی اور نہایت ہی عظیم ہے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ انھوں نے غیر مقلدیت کی خوب خوب اشاعت کی، انھیں کی کوششوں سے غیر مقلدوں کا نام اہل حدیث ہوا۔ طبیعت میں مذہبی تعصب بدرجہ اتم تھا۔ صاحب نزہۃ الخواطر کہتے ہیں :

" ویرد علیٰ کل من یخالفه فذا فرط فی ذالک وجاوز عن حد

۱؎ الحیاۃ بعد المماۃ ص ۲۷۵ ۔ ۳؎ نزہۃ الخواطر ص ۴۲۷ جلد ۸ ۔
۲؎ " ص ۱۲۴ ۔

9045272713

القصد والاعتدال ویشدد النکیر علی مقلدی الائمة الاربعة لاسیما الاحناف وتعصب، فذالک تعصبا غیر محمود فنارث به الفتن" [1]

مولانا محمد حسین صاحب اور انگریز

مولوی حسین صاحب انگریز نوازی میں اپنے دونوں پیشروؤں سے بھی آگے تھے۔ مشہور مورخ پروفیسر محمد ایوب قادری تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکار برطانیہ کی وفاداری میں جہاد کی منسوخی پر ایک مفصل رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا" [2]

رسالہ مذکورہ میں مولوی صاحب لکھتے ہیں:

"ہندوستان دارالاسلام ہے اس لیے یہاں جہاد جائز نہیں بلکہ اس وقت پوری دنیا میں کہیں بھی جہاد جائز نہیں" [3]

اس خدمت کے صلہ میں مولوی صاحب کو حکومت کی طرف سے جاگیر عطاء کی گئی تھی [4]

---

[1] نزھۃ الخواطر ص۴۲۸۔

[2] جنگ آزادی ص۶۰۔

[3] الاقتصاد فی مسائل الجہاد ص۲۵۔

[4] ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص۲۹۔